السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزے کی حالت میں مریض کا انجکشن لگوانا یا کان میں دواڈالنا جائز ہے۔؟کیا عورتوں کا سرمہ لگانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ انجکشن جن کی دوائیں معدے تک نہیں جاتیں یا بالفاظ دیگر جن کا مقصد مریض کو غذا فراہم کرنا نہیں ہوتا ان کے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

البتہ انجکشن کی وہ قسمیں جن کا مقصد مریض کو غذا فراہم کرنا ہوتا ہے مثلاً گلوکوز کا پانی چڑھانا وغیرہ تو اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایسی چیزوں کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور نہ سلف صالحین کے دور میں یہ تو عصر جدید کی ایجاد ہے علماء کے ایک طبقے کا خیال ہے کہ اس قسم کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرا طبقہ روزے کی حالت میں مریض کےلیے اس کے استعمال کو جائز قرار دیتا ہے۔

اگرچہ میں دوسرے طبقے کی رائے کو قابل ترجیح سمجھتا ہوں۔ تاہم احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ روزے کی حالت میں اس قسم کے انجکشن سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رمضان کی راتوں میں یہ انجکشن لیے جا سکتے ہیں اور اگر دن کے وقت اس انجکشن کا لگانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی مریض کےلیے روزے معاف کیے ہیں۔ اس قسم کے انجکشن سے معدہ میں براہ راست کوئی غذا تو نہیں پہنچتی البتہ اس کے استعمال سے بدن میں ایک قسم کا نشاط اور قوت آجاتی ہے اور یہ بات روزے کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو روزے ہم پر فرض کیے ہیں تو اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم بھوک پیاس کی تکلیف کو محسوس کر سکیں۔ اگر اس قسم کے انجکشن کی عام اجازت دے دی جائے تو صاحب حیثیت حضرات اس کا استعمال عام کر دیں گے تاکہ وہ بھوک پیاس کی تکلیف کو کم سے کم کر سکیں اور یوں روزے کا ایک مقصد فوت ہو جائے گا۔

رہی بات کانوں میں تیل ڈالنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے کی تو اس سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ علماء کے متشدد طبقے کی رائے یہ ہے کہ ان چیزوں کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ معتدل قسم کے فقہاء کا خیال ہے کہ ان کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان کے استعمال سے نہ معدے تک کوئی غذا پہنچتی ہے اور نہ بدن میں کوئی مقوی شے جو بدن کو تقویت بخشے۔ میرے نزدیک یہی رائے قابل ترجیح ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں روزہ توڑنے والی ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لازمی طور ان کے بارے میں لوگوں کو بتاتے کہ یہ چیزیں روزہ توڑنے والی ہیں کیونکہ ان چیزوں کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا ہو۔

اس کے سلسلے میں ایک حدیث ہے بھی تو وہ بالکل ضعیف حدیث ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد:1، صفحہ:183

محدث فتویٰ